السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین کے ایک شخص خدا فرشتوں تمام منزلہ کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت پریقین رکھتا ہے شہادتین کا اقرار کرتا ہے۔ نماز روزے ک پابند ہے۔حج اور ذکواۃ اگر فرض ہو جائے۔ تو ان کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ خدا کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساس ہے۔ تمام بُرے کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔ بزرگان دین صحابہ وتابعین کو اپنا مقتدا جانتا ہے۔ غرض یہ کہ اہل سنت کےھ عقائد میں سے کسی میں کمی نہیں کرتا اور اپنی غلطیوں سے ہر وقت استغفار کرتا رہتا ہے۔ حتی المقدور نیک کام کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنے آپ کو حنفی یا شافعی نہیں کہلاتا۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اور اگر کوئی اس کو کافر کہے تو اس کا اپنا حال کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ایسے آدمی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا! جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو وہ اگر واقعی کافر ہو تو وہ کفر کا فتویٰ اس پر جاری ہوگا۔ اور اگر وہ نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ اور ظاہر بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو آئمہ مجتہدین میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔ کہ اس کے سبب سے آدمی کافر ہو جائے۔ مسلم الثبوت اصول فقہ میں ایک نہایت بیش قیمت کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے حاشیہ پر لکھا ہے۔ کہ عراقی کہتے ہیں اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ کہ جو بھی آدمی مسلمان ہو اس کو حق ہے۔ کہ آئمہ مجتہدین کمیں سے کسی ایک کی تقلید کرے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے۔ کوئی آدمی ابو بکر و عمر امیر المومنین سے مسئلہ پوچھے تو اس کو یہ بھی حق ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبلرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مسئلہ پوچھ لے اور جس کے قول پر چاہے عمل کرے اور اگر کوئی اس کے برخلاف کہے تو وہ دلیل بیان کردے۔ ان دونوں اجماعوں خصوصا دوسرے اجماع سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی مجتہد کی طرف منسوب نہ ہو۔ تو وہ کافر نہیں ہوجاتا۔ اور اگر کوئی اسے کافر کہے تو پہلے اسے چاہیے کہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اورتابعین پر کفر کا فتویٰ لگائے اگر بااجماعکوئی یہ کہے کہ یہ دونوں اجماع تیسرے اجماع سے منسوخ ہوگئے۔ کیونکہ بعد میں اپنے آپ کو کسی طرف منسوب کرنے پر اجماع ہوگیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تیسرا اجماع جس کا حوالہ دیا جارہا ہے۔ کہاں ہے روئے زمین پر اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور پھر علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اجماع نہ ناسخ ہوتا ہے اور نہ منسوخ اگر بالفرض محال تیسرا اجماع ثابت بھی ہو جائے تو یہ فقہاء کا اصول باطل ہو جائے گا۔ اور چونکہ اصول ثابت ہے۔ لہذا یہ دعویٰ باطل ہے۔

اب یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زمانے میں دو گروہ پیدا ہوگئے ہیں۔ کچھ تو آئمہ مجتہدین کو گالی وغیرہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو حنفی یا شافعی کہنا زنا کاری اور شراب نوشی سے بھی بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ خدا کی پناہ اور اپنے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ان کا جواب تو یہ ہے کہ حدیث پر عمل کرنا تو صحیح ہے۔ لیکن آئمہ مجتہدین کو برے الفاظ میں یاد کرنا بے دینی اور گمراہی ہے۔ اور ان کے مقابلے میں دوسرا گروہ جو محدثین کے بارے میں زبان درازی اور بے ادبی کرتے ہیں۔ اور اگر صحیح حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی ان کو سمجھانے کی کوشش کرے تو بھی نہیں سمجھتے۔ ایسے لوگوں سے بھی خدا کی پناہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ تشہد انگشت کے اشارہ کو خلاصہ کیدانی والے جیسے آدمی کے پیچھے لگ کر حرام کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے اور امام ابو حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں۔ جیسا کہ امام محمد نے موطا میں اس کی تصریح کی ہے۔ اگر کوئی ایسے لوگوں کو دلائل سے سمجھانے کی کوشش کرے تو جاہل ہونے کے باجود بڑ بڑ کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ علماء کے نزدیک زلیل ہیں۔ ان کے جواب میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ دینا کافی ہے۔ مومن کو چاہیے کہ اعمال کو شرعیت کے ترازو میں تولے اور کسی فاسق فاجر کے فتوے کفر وفسق کی پرواہ نہ کرے۔ ایسے لوگوکے فتووں سے کوئی آدمی کافر نہیں ہوجاتا۔

کتبہ محمد حیدر علی۔ سید محمد نزیر حسین۔ محمد نور الحق۔ علی احمد۔ جعفر علی۔ محمد انعام اللہ۔ محمد امام دین۔ عبد المجید خان

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 225-229

محدث فتویٰ